REGD. No. L.5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ
یوم پنجشنبہ

الفضل
ربوہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
۱۵ شوال ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۲ امان ۱۳۴۱ھش | ۲۲ مارچ ۱۹۶۲ء | نمبر ۶۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۱ مارچ بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت نسبتاً اچھی رہی الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

تعلیمی مقاصد کیلئے امریکی امداد

کراچی ۲۱ مارچ۔ کل یہاں پاکستان اور امریکہ میں ایک معاہدے پر دستخط ہوئے جس کے تحت امریکہ پاکستان میں تعلیمی مقاصد کے لئے مزید ایک کروڑ اٹھتر لاکھ روپیہ دے گا۔ اس معاہدے پر پاکستان کی جانب سے اقتصادی امور کے ڈپٹی سیکرٹری حافظ عبدالمجید نے دستخط کئے۔

جنگ بندی کے سمجھوتہ پر ۸ اپریل کو فرانس میں استصواب کرایا جائیگا

پارلیمنٹ میں بحث شروع ہوگئی۔ سمجھوتہ پر چالیس ارکان کا احتجاج

پیرس ۲۲ مارچ۔ الجزائر میں متارکہ جنگ کے سمجھوتے کے بارے میں جو حال ہی میں فرانسیسی حکومت اور آزاد الجزائری حکومت کے درمیان ہوا ہے ۸ اپریل کو فرانس میں استصواب کرایا جائے گا۔ اس موقعہ پر فرانسیسی عوام سے کہا جائے گا۔ کہ وہ اس سمجھوتے پر عمل درآمد اور فرانس اور الجزائر میں تعاون کے معاہدے کرنے کے لئے صدر ڈیگال کو مکمل اختیارات دیں۔ ادھر الجزائر میں استصواب کے لئے ایک خاص کمیشن مقرر کیا جائے گا۔ دنیا بھر کے اخباری نامہ نگاروں کو اس امر کی اجازت ہوگی۔ کہ وہ استصواب سے قبل انتخابی مہم کے دوران حالات بچشم خود ملاحظہ کریں۔ الجزائر کی تمام سیاسی جماعتوں اور گروہوں کو انتخابی مہم میں شرکت کی اجازت ہوگی۔

کل فرانسیسی پارلیمان میں صدر ڈیگال کا ایک بیان پڑھ کر سنایا گیا جس کے بعد چالیس ارکان نے سمجھوتے کے خلاف احتجاج کیا۔ ادھر الجزائر میں انتہا پسند یورپی باشندوں کے مسلمانوں پر حملے جاری ہیں۔ صرف اوران میں ہی دس مقامات پر فائرنگ ہوئی

وزارت داخلہ کے حکام نے آج بتایا کہ ۸ اپریل کو ملک بھر میں استصواب ہوگا۔ جس میں فرانسیسی عوام کو الجزائر میں متارکہ جنگ کے معاہدے کے بارے میں اپنی رائے دینے کے لئے کہا جائے گا فرانسیسی حکومت نے آج ایک اعلان میں بتایا ہے کہ الجزائر کے مستقبل کے بارے میں استصواب مکمل طور پر آزادانہ ہوگا۔ اس مقصد کے لئے الجزائری عبوری انتظامیہ کے تحت ایک خاص انتخابی کمیشن مقرر کیا جائے گا۔

انتخابی مہم استصواب کے انعقاد سے تین ہفتہ پہلے شروع ہوگی۔ دنیا بھر کے اخباری نمائندوں کو الجزائر بھر میں گھوم پھر کر حالات بچشم خود ملاحظہ کرنے کی اجازت ہوگی۔ تمام سیاسی جماعتوں اور گروہوں کو جن کی فہرست انتخابی کمیشن شائع کرے گا۔ مہم میں شرکت کی اجازت ہوگی۔ الجزائر میں آباد تمام یورپی باشندوں اور مسلمانوں کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہوگا۔ توقع ہے کہ الجزائر کے عوام کی بھاری اکثریت فرانس سے قریبی تعلق رکھتے ہوئے الجزائر کی آزادی و خود مختاری کے حق پر ووٹ دیگی۔ فرانسیسی حکومت اور آزاد الجزائر حکومت دونوں نے یہ فارمولا منظور کر لیا ہے۔ مرکزی انتخابی کمیشن ایک صدر، تین مجسٹریٹوں اور تین شہریوں پر مشتمل ہوگا۔ ان ارکان کا تقرر الجزائر کی عبوری انتظامیہ کی سفارش پر عمل میں آئے گا۔ پولنگ ختم ہونے کے بعد ووٹوں کی کھلے بندوں گنتی ہوگی۔

"اس ادارہ میں آپ کی تربیت اس نہج پر کی جارہی ہے کہ آپ اچھے شہری بن سکیں"

آپ کا فرض ہے کہ آپ اس تربیت سے پورا پورا فائدہ اٹھا کر قوم و ملک کے بہترین خادم ثابت ہوں

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء سے میاں محمد عبدالعزیز صاحب ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز کا خطاب

ربوہ ــــ مورخہ ۱۸ مارچ کو میاں محمد عبدالعزیز صاحب ایم اے انسپکٹر آف سکولز سرگودھا ڈویژن نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے سکول میں تعلیم و تربیت کے خاطر خواہ انتظام پر خوشی کا اظہار فرمایا اور اس ضمن میں سکول کے ہیڈ ماسٹر مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب اور دیگر اساتذہ کے انہماک اور مساعی جمیلہ کی تعریف کی۔ آپ نے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "اس ادارہ میں آپ کی تربیت اس نہج پر کی جارہی ہے کہ آپ اچھے شہری بن سکیں۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ اس تربیت سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور اس طرح قوم و ملک کے بہترین خادم ثابت ہوں۔"

مکرم میاں محمد عبدالعزیز صاحب سکول کے سالانہ معائنہ کے اختتام پر جو ۱۷، ۱۸ مارچ کو ۲ دن تک جاری رہا۔ سکول کی "بزم ادب" کے ایک خصوصی اجلاس میں صدارتی تقریر ارشاد فرما رہے تھے۔ جس میں آپ نے طلباء کو نہایت بیش قیمت نصائح فرمائیں۔ انسپکشن ٹیم مکرم میاں محمد عبدالعزیز صاحب کے علاوہ سرگودھا ڈویژن کے ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز ملک حبیب الرحمن صاحب اور چوہدری محمد اکرام صاحب بھٹی نیز اسسٹنٹ انسپکٹر آف سکولز چوہدری عبدالرشید صاحب اور جھنگ کے ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز چوہدری تجمل حسین صاحب جعفری پر مشتمل تھی۔

بزم ادب کا اجلاس

دو روز تک سکول کا پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ معائنہ فرمانے کے بعد جملہ انسپکٹر صاحبان نے سکول کی بزم ادب کے خصوصی اجلاس میں بھی شرکت فرمائی جو مکرم میاں محمد عبدالعزیز صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو سکول کے ایک طالب علم نذیر احمد ملک نے کی ازاں بعد ایک اور طالب علم عزیز نور اسلام نے درثمین میں سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں سکول کے طلباء میں سے مبشر احمد اور اکرام اللہ ظفر نے علی الترتیب انگریزی اور اردو میں "حب الوطنی" کے موضوع پر نہایت برجستہ تقاریر کیں۔ بعدہ ایک اور طالب علم مبارک محمد عابد نے "نذرانہ عقیدت" کے زیر عنوان اپنی ایک تازہ نظم سنائی جو عزیز نے خاص اس موقعہ کے لئے کہی تھی۔ بعد ازاں محترم میاں محمد عبدالعزیز صاحب نے صدارتی تقریر ارشاد فرمائی جس میں آپ نے طلباء کو نہایت بیش قیمت نصائح اور ہدایات سے نوازا۔

(باقی [illegible] پر)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر۔ بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۶۲ء

وصیت ہمارے مال کا بہترین حصہ ہے

اس سال بھی ہفتہ وصیت منایا گیا ہے اور ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے احباب کو وصیت کی توفیق دی ہوگی۔ یاد رہے کہ ہفتے محض اس لئے منائے جاتے ہیں کہ احباب کو اپنے فرض کی طرف توجہ دلائی جائے تاکہ جن دوستوں نے کسی وجہ سے غفلت سے کام لیا ہو ان کو بیدار کیا جائے۔ جس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی شخص بیدار ہو مگر ذرا سست ہو اور اس کو کسی کام کے متعلق یاد دلانا ہو تو اس کو "جھونا" جاتا ہے۔ اسی غرض کے لئے ہفتے منائے جاتے ہیں۔ ان کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہفتہ گزر گیا تو اب وہ کام بھی ختم ہو گیا بعض میونسپلٹیاں اور حکومت بھی ہفتے مناتی ہے۔ مثلاً صفائی کا ہفتہ یا شجرکاری کا ہفتہ۔ شجرکاری کا ہفتہ تو شاید موسم کے لحاظ سے منایا جاتا ہے لیکن عموماً ہفتے عوام کو اپنے فرائض کی طرف توجہ دلانے کے لئے منائے جاتے ہیں مثلاً صفائی کا ہفتہ اس لئے منایا جاتا ہے کہ لوگ ہمیشہ صفائی کا خیال رکھا کریں وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح وصیت کا ہفتہ ہے۔ وصیت ایک دائمی تحریک ہے اور ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ وصیت کرے۔ بے شک یہ طوعی چیز ہے لیکن جس عمل کے ساتھ ایک احمدی کی فلاح وابستہ ہو اسکو محض طوعی نہیں سمجھنا چاہیئے بلکہ ضروری سمجھنا چاہیئے۔ الوصیت کا جو ہفتہ منایا گیا ہے اس کی غرض یہی ہے کہ دوستوں کو اس نہایت اہم فرض کی طرف توجہ دلائی جائے اور اگر کوئی دوست اس سے غافل ہو گیا ہو تو اس کو بیدار کر دیا جائے۔ ایک احمدی کے لئے وصیت کتنی ضروری اور اہم ہے اس کا پتہ ان باتوں سے لگتا ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وصیت کی تحریک شروع کرتے ہوئے فرمائی ہیں۔ چنانچہ یہاں یاد دہانی کے لئے کچھ عبارت رسالہ الوصیت سے نقل کی جاتی ہیں:-

"اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے۔ لیکن چونکہ موقعہ کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرض التوا میں رہی۔ اب اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جبکہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپے سے کم نہیں اس کام کے لئے تجویز کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابؓ کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العلمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے اُن پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقعہ تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی اُن کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العلمین۔

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور و رحیم! تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلّی تیری محبت میں کھوئے گئے۔ اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العلمین۔

اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا انزل فیھا کل رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔ سو وہ تین شرطیں ہیں اور سب کو بجا لانا ہوگا۔"

(رسالہ الوصیت صفحہ ۲۲-۲۱-۲۰-۱۹)

اس عبارت کو بار بار پڑھنا چاہیئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ "بہشتی مقبرہ" میں وہی شخص دفن ہونا چاہیئے جس میں وہ باتیں تقویٰ وغیرہ کے متعلق پائی جاتی ہوں جن کا یہاں ذکر کیا گیا ہے۔

یہ درست ہے کہ تقویٰ انسان کی ذہنیت ہی کی ایک کیفیت کا نام ہے مگر انسان کی یہ ذہنی کیفیت اسکے اعمال ہی سے ظاہر ہوتی ہے جب تک ہمارے تقویٰ کا اظہار ہمارے اعمال میں نہ ہو تقویٰ کا وجود ثابت نہیں ہو سکتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے مگر جب انسان کے دل میں تقویٰ ہوگا تو اس سے اعمال بھی تقویٰ کے مطابق لازمی طور پر سرزد ہوں گے۔ بہشتی مقبرہ میں وہی شخص دفن ہو سکتا ہے جو متقی ہو تاہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چند ظاہری نشانیاں بھی اسکے ساتھ لگا دی ہیں کیونکہ یہ اعمال اتقیاء اسی شخص سے سرزد ہو سکتے ہیں جو متقی اور پرہیزگار اور خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والا ہو۔

پہلی شرط قبرستان کے لئے زمین خریدنے میں حصہ لینا ہے۔ ظاہر ہے کہ وہی شخص اس میں حصہ لیتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مطلوب ہو۔ ورنہ جو شخص اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر دیتا ہے وہ کسی دنیوی لالچ کے لئے تھوڑا دیتا ہے وہ تو راہ اللہ ہی دیتا ہے۔ جو شخص راہ اللہ اپنا مال بے دریغ خرچ کرتا ہے وہ متقی ہی ہو سکتا ہے کیونکہ یہ بات تو ہر کوئی جانتا ہے کہ انسانوں کو تو دھوکا دیا جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ کو تو نہیں دیا جا سکتا۔ بعض لوگ مکر اور فریب سے دوسروں کا مال چھین لیتے ہیں مثلاً بعض نوسرباز نوٹ یا سونا دگنا کرنے کا فریب دے کر بھولے بھالے انسان کا مال ہتھیا لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے تو ایسا نہیں کر سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندوں کی جانیں بہشت کے عوض خرید لی ہیں تو بہشت کوئی ایسی چیز تو نہیں ہے جو اس دنیا میں مادی وجود رکھتی ہو اس لئے جو لوگ بہشت کے لئے اپنی جان اور اپنا مال قربان کرتے ہیں وہ اسی لئے کرتے ہیں کہ آئندہ دنیا میں اللہ تعالیٰ ان کو بہشت عطا کرے گا اور ایسا وہی شخص کر سکتا ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ ہو کہ وہ ہم سے کوئی فریب نہیں کرتا اور جس کے دل میں ایسا بھروسہ ہو وہ متقی ہی ہو سکتا ہے۔

اسی طرح دوسری اور نہایت اہم شرط "وصیت" کی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں

"تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا اور ہر صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔"

تیسری شرط یہ ہے کہ صرف متقی اور محرمات سے پرہیز کرنے والا ہی اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ اگرچہ وصیت تقویٰ کی ایک نشانی ہے لیکن صرف یہ نشانی کافی نہیں ہے بلکہ چاہیئے کہ انسان اپنے ہر عمل سے تقویٰ ظاہر کرے چنانچہ چوتھی شرط کہ ہر صالح جو وصیت نہیں کر سکتا وہ بھی بہشتی مقبرہ میں دفن ہو سکتا ہے ظاہر کرتا ہے کہ دفن ہونے کے لئے تقویٰ بنیادی چیز ہے۔ البتہ صاحب استطاعت اگر وصیت نہیں کرتا تو یہ اس کے تقویٰ میں ایک طرح کا نقص ہے۔ اس لئے صاحب استطاعت کے لئے وصیت کرنا ضروری ہے تاکہ اس کے تقویٰ پر ایک بین دلیل قائم ہو جائے۔

اس سے احباب سمجھ سکتے ہیں کہ ایک احمدی کے لئے وصیت کتنی اہم اور ضروری ہے اور جو دوست اس سے غفلت کرتے ہیں وہ کتنی غلطی کرتے ہیں۔ صرف وہی صالح اور متقی شخص بہشتی مقبرہ میں دفن ہو سکتا ہے جو نادار اور مفلس ہو جس کی کوئی جائداد قابل وصیت نہ ہو۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ وصیت کے ہفتہ کے دوران بہت سے غافل دوست اپنے اس فرض کی طرف متوجہ ہو گئے ہوں گے اور وہ جلد از جلد اس فرض سے سبکدوش ہونے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ وصیت ہمارے مال کا اعلیٰ اور بہترین حصہ ہے جس سے ہم بہشت خریدتے ہیں۔

درخواست دعا

میری دادی صاحبہ محترمہ عنایت بیگم صاحبہ تقریباً ایک ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ بزرگان کرام، درویشان قادیان اور جملہ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(از کلیم احمد دارالقضاء ربوہ)

"کلام الامام امام الکلام"

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی ایک نظم کا تجزیاتی مطالعہ

مکرم ناصر احمد صاحب پرویز پروازی ایم۔اے استاد ادبیات اردو۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ گرامی ہے کہ ؎

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

گویا حضور علیہ السلام اپنے کلام پاک کا ایک واضح مقصد بیان فرماتے ہیں کہ شعر گوئی سے میرا مقصد محض ذوقِ سخن گوئی کا پورا کرنا نہیں بلکہ میں اس ڈھب سے بھی لوگوں تک اپنی تعلیم پہنچانا چاہتا ہوں۔ اس لحاظ سے ہم حضور کے کلام کو ادبی نقطۂ نظر سے نہیں پرکھ سکتے۔ کیونکہ خود کلام کہنے والے کا نظریہ بنیادی ادبی نظریات سے مختلف ہے۔ لیکن حضور علیہ السلام کے اس قول کی ایک تشریح یہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ عظیم المرتبت وجود اپنی تخلیقات کے بارہ میں کسرِ نفسی سے کام لیا کرتے ہیں۔

خاک راں جہاں را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

حضور علیہ السلام کی جس قصیدہ نما نظم کو میں نے تجزیاتی مطالعہ کے لئے منتخب کیا ہے وہ حضور کی صداقت کے دلائل و براہین اور زمانہ آئندہ میں وقوع پذیر ہونے والی چند عظیم الشان پیشگوئیوں کا مرقع ہے اس نظم کا آغاز بھی روایتی قصیدہ کی روش سے کوئی علیحدہ نہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ایک دنیادار انسان اپنے دنیاوی محبوب کی تعریف سے قصیدہ کا آغاز کرتا ہے۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محبوبِ حقیقی کے حضور عاجزی اور تضرع کے ساتھ اس قصیدہ کا آغاز کیا ہے کہ ؎

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

میں نے اس نظم کو قصیدہ نما نظم قرار دیا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قصیدہ کے تمام فنی اجزاء تشبیب یا حمد، گریز، نفسِ مضمون یا مطلب اور تعریف اور اختتام سب کے سب اس نظم میں موجود ہیں۔ قصیدہ کے آغاز میں حضور علیہ السلام نے خالقِ حقیقی کے حضور جس عاجزی اور تضرع کے ساتھ شکر و سپاس کیا ہے وہ پڑھنے والے کے ذہن کو فوراً اس طرف منتقل کر دیتا ہے کہ اب سخن گو کوئی اہم بات کہنا چاہتا ہے جس طرح عام قصیدوں میں تشبیب کے بعد گریز آتا ہے اس میں بھی گریز موجود ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

کرمِ خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار
یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گذار

یہاں پہنچکر پڑھنے والے کو اس بات کا احساس ہو جاتا ہے۔ کہ قصیدہ گو یہ بات دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے باوجود حقیر ہونے کے ایک ناچیز سے خدمت گذار کو اپنی عظیم الشان خدمات کا فرض سونپا ہے۔ اس کے بعد حضور علیہ السلام نے بڑے ہی دلکش پیرائے میں اپنی صداقت کے دلائل بیان فرمائے ہیں۔

مضمون کے عنوان میں میں نے "الکلام" کے لفظ کو واوین میں اس لئے لکھا ہے۔ کہ یہ قصیدہ حضور علیہ السلام کے دلکش علمِ کلام کا بہترین نمونہ ہے۔ سب سے پہلی دلیل جو حضور علیہ السلام نے اپنی صداقت کے بارے میں پیش فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ

ابتدا سے گوشۂ خلوت رہا مجھ کو پسند
شہرتوں سے مجھ کو نفرت تھی ہر اک عظمت سے عار
اس میں میرا جرم کیا جب مجھ کو یہ فرماں ملا
کون ہوں تا رد کروں حکمِ شہِ ذی الاقتدار

کہ میری گزشتہ زندگی دنیا کے سامنے ہے میں آغازِ کار سے ہی خلوت پسند اور گوشہ نشین رہا ہوں۔ ہر قسم کی عظمت سے میں نے عار محسوس کی ہے (حتیٰ کہ گوشہ نشینی کی وجہ سے لوگ حضور علیہ السلام کو "مسیتڑ" کے نام سے پکارا کرتے تھے) اگر خدا تعالیٰ نے مجھے اس عظیم الشان کام کے لئے منتخب کیا ہے۔ تو اس میں میرا قصور کیا ہے؟ اور کون ہے جو خدا کے حکم سے روگردانی کر سکے اگر میں خدا کا کلام دنیا تک پہونچاتا ہوں تو اس میں مجھے ذاتی شہرت کی خواہش نہیں۔ بلکہ نوعِ انسان کی بھلائی اور خدائے قدوس کی رضا جوئی مقصود ہے۔ یہی دلیل میرے آقا (فداہ ابی و امی) صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی دنیا کے سامنے پیش فرمائی تھی۔ اور اعتراض کرنے والوں کو کتنا رفیع الشان جواب دیا تھا کہ

"خدا کی قسم اگر تم میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند بھی لا کر رکھ دو تو میں خدا کا کلام تم تک پہنچانے سے باز نہیں آؤں گا۔"

دوسری دلیل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دی ہے کہ اگر میں خدانخواستہ جھوٹا ہوں تو کیا یہ جھوٹ صرف تم پر آشکار ہوا ہے؟ کیا یہ جھوٹ خدا کی آنکھ سے اوجھل ہے۔ کیا خدا جھوٹوں کو نہیں پکڑتا؟ اگر پکڑتا ہے۔ تو اس پکڑ کے برعکس خدا کیوں بار بار میری نصرت فرماتا ہے اور میرے لئے زمین و آسمان پر نشانات برپا کر رہا ہے۔

حد سے کیوں بڑھتے ہو لوگو کچھ کرو خوفِ خدا
کیا نہیں تم دیکھتے نصرت خدا کی بار بار
کیا خدا نے اتقیا کی عون و نصرت چھوڑ دی
ایک فاسق اور فاجر سے وہ کیوں کرتا ہے پیار
جس کے دعوے کی سراسر افترا پر ہے بنا
اس کی یہ تائید ہو پھر جھوٹ سچ میں کیا نکھار
ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

اگر خدا جھوٹوں اور سچوں کی برابر امداد کرتا ہے تو پھر جھوٹ اور سچ میں کون حدِ فاصل کھینچ سکتا ہے؟ خدائی نصرت سے بڑھ کر اور کون سی دلیل ہو سکتی ہے اور اسی دلیل کو حضور علیہ السلام نے بار بار اس نظم میں دہرایا ہے۔

تیسری دلیل حضور علیہ السلام نے یہ پیش فرمائی ہے۔ کہ لوگ مخالفت اور بدگمانی کے باوجود میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ کیونکہ

سر سے میرے پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

حضور علیہ السلام کا اسی مضمون کا فارسی کا شعر بھی ہے کہ

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخِ مثمرم

دوسرے یہ کہ دنیا مجھے ذلیل و رسوا کرنا چاہتی تھی لیکن خدا مجھے عزت پر عزت دیتا ہے۔ ؎

گر نہیں سوچو کہ دیکھیں کہ یہ کیا راز ہے
وہ مری ذلت کو چاہیں پا رہا ہوں میں وقار

دنیا میں کوئی میرا نام تک نہیں جانتا تھا لیکن اب میری وجہ سے سرزمین قادیان کو بھی تبلیغ اسلام اور تائید الٰہی کی وجہ سے ہر دیار اور ہر شہر میں بے پایاں شہرت نصیب ہو رہی ہے۔

اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیرِ غار
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر کنار
آخر یہ کس کا کام ہے؟

تم تو کہتے تھے کہ یہ نابود ہو جائے گا جلد
یہ ہمارے ہاتھ کے نیچے ہے اک ادنیٰ شکار
بات پھر یہ کیا ہوئی کس نے مری تائید کی؟
خائب و خاسر رہے تم ہو گیا میں کامگار

چوتھی دلیل جو حضور علیہ السلام نے اپنی صداقت کے بارہ میں پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو تمہیں ماننے میں کیا عار ہے؟ کیونکہ قیامت کے دن سارا بوجھ اور سارا گناہ میرے کندھوں پر ہو گا۔ اور اگر میں سچا ہوں تو تم کس بات سے ڈرتے ہو؟ تمہاری نجات ہی میرے ماننے اور میری پیروی میں مضمر ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

میں اگر کاذب ہوں کذابوں کی دیکھو گے سزا
پر اگر صادق ہوں پھر کیا عذر ہے روزِ شمار؟

ان دلائل و براہین کے علاوہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلنشین علم کلام کو واضح کر دینے کے لئے بہت کافی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قصیدہ میں اسلام کی حالتِ زار اور مسلمانوں کی حالتِ زبوں کا نقشہ بھی کھینچا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی اور تضرع سے دعائیں کی ہیں۔ اور اس کی بے پناہ تائید و نصرت طلب فرمائی ہے تاکہ اسلام کی کشتی اس طوفانِ بلا سے صحیح و سلامت نکل آئے ؎

یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار

اور پھر مسلمانوں کو تقویٰ شعاری کی تلقین فرماتے ہوئے اس بات کی ترغیب دی ہے۔

کہ بدگمانی چھوڑ کر صدق دل سے میرے دعوے پر غور کرو اور جھوٹے اور سچے میں تمیز کرو۔ یہ تو گویا قصیدہ کا نفسِ مضمون ہے۔ آخر میں اختتامی حصے کے طور پر اسلام کی فتح کی ایک عظیم پیشگوئی فرمائی ہے۔ جہاں تک قصیدہ کے فنی پہلوؤں کا تعلق تھا میں نے مختصراً ان کا ذکر کر دیا ہے اب میں اس نظم کے ادبی محاسن کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

ادبی محاسن دیکھنے سے قبل پھر اسی بات کو دہراتا ہوں کہ حضورؑ نے کبھی شاعر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ لیکن ان کے کلام میں ایک عجیب سوز اور رقّت کی کیفیت ہے جو صاف دل سے نکلی ہوئی پکار کا لازمی جزو ہے۔

یہ قصیدہ خاص طور پر رقّت۔ سوز اور درد کا ایک غیر فانی مرقّع ہے۔ یہ شعر دیکھئے ؎

میں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف
پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار

اس تپش کو میری وہ جانے کہ رکھتا ہے تپش
اس الم کو مرے وہ سمجھے کہ ہے وہ دلفگار

اس جہاں میں خواہشِ آزادگی بے سود ہے
اک تری قید محبت ہے جو کر دے رستگار

جس کو تیری دُھن لگی آخر وہ تجھ کو جا ملا
جس کو بے چینی ہے یہ وہ پا گیا آخر قرار

عاشقی کی ہے علامت گریہ و دامانِ دشت
کیا مبارک آنکھ جو تیرے لئے ہو اشکبار

عشق ہے جس سے ہوں طے یہ سارے جنگل پُر خطر
عشق ہے جو سر جھکا دے زیرِ تیغِ آبدار

اے عزیزو کب تلک چل سکتی ہے کاغذ کی ناؤ
ایک دن ہے غرق ہونا بادہ چشمِ اشکبار

جاودانی زندگی ہے موت کے اندر نہاں
گلشنِ دلبر کی رہ ہے وادیٔ غربت کے خار

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار

کون سی آنکھیں جو اس کو دیکھ کر روتی نہیں؟
کون سے دل ہیں جو اس غم سے نہیں ہیں بیقرار

بسترِ راحت کہاں ان فکر کے ایام میں؟
غم سے ہر دن ہو رہا ہے بدتر از شبہائے تار

اس قصیدہ کی دوسری بڑی خوبی اس قصیدہ کی روانی ہے۔ عام طور پر قصیدہ کے لئے مشکل زبان استعمال کی جاتی ہے اور اساتذۂ فن مشکل زبان کو قصیدہ کا لازمی جزو قرار دیتے ہیں۔ لیکن سوچنے والی بات یہ ہے کہ جو قصیدہ کسی ایک شخص کی مدح یا ہجو میں لکھا جائے۔ اس کی نوعیت ایک لحاظ سے شخصی ہوتی ہے لیکن حضور علیہ السلام کے پیشِ نظر اس وسیع کرۂ ارض پر بسنے والا ہر شخص تھا جس تک وہ اپنا پیغام پہنچانا چاہتے تھے۔ اس لئے حضورؑ کے اس قصیدہ کی زبان اپنی بلاغت اور روانی کے لحاظ سے قصیدہ کی روایات میں ایک اہم اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ جب بلاغت کا ذکر کرتا ہوں تو میری مراد یہ ہوتی ہے کہ اس قصیدہ کی زبان کا ہر لفظ اپنے موقع اور محل کے مطابق اس طرح جڑا ہوا ہے جس طرح انگوٹھی میں نگینہ جڑا ہوتا ہے۔ اگر اس لفظ کو اٹھا کر دوسرا لفظ ڈال کر لگانے کی کوشش کی جائے تو شعر کا سارا مطلب غارت ہو جاتا ہے، بلکہ شعر کی زبان پھیکی پھیکی ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر ؎

صوفیا اب ہیچ ہے تیری طرح تیری تراہ
آسماں سے آ گئی میری شہادت بار بار

اب تراہ کا لفظ اٹھا کر کوئی اور متبادل لفظ رکھنے کی کوشش کیجئے شعر اپنے مقام سے گر جائے گا۔ ؎

کشتیٔ اسلام بے لطفِ خدا اب غرق ہے
اے جنوں کچھ کام کر بیکار ہیں عقلوں کے وار

عقلوں کے وار سے زیادہ موزوں اور مناسب ترکیب اور کوئی نہیں ہو سکتی تھی۔

میں بلاغت کے ساتھ ساتھ روانیٔ کلام کا ذکر بھی کر رہا تھا۔ روانیٔ کلام کے بارہ میں مختلف اصول ہیں۔ پہلا اصول تو یہ ہے کہ الفاظ میں تعقید نہ ہو اور اس سارے قصیدہ میں سوائے ایک آدھ شعر کے اور کسی شعر میں ایسی تعقید نہیں جسے معیوب کہا جا سکے۔ دوسرے یہ کہ شعر ایسے برجستہ ہوں کہ پڑھنے والا انہیں پڑھ کر بے اختیار ہو جائے۔ مثالیں دیکھئے ؎

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

باغ میں ملّت کے ہے کوئی گُلِ رعنا کھِلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

اس شعر میں تعقید کے باوجود کتنی روانی ہے بلکہ اگر تعقید نہ ہوتی تو شعر بے مزا ہو جاتا ؎

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
مہر و مہ کی آنکھ غم سے ہو گئی تاریک و تار

معجزۂ کسوف و خسوف کے بیان کے لئے شعری زبان کے اس سے زیادہ مناسب الفاظ میسّر نہیں آ سکتے۔ تخیّل کا عنصر کتنا نمایاں ہے کہ دنیا کی کج روی دیکھ کر سورج اور چاند کی آنکھیں غم سے تاریک ہو گئیں! کس کی پکار تھی جس نے آسمان کو بھی رونے پر مجبور کر دیا؟

ان دو مصرعوں میں حضور علیہ السلام نے بلاغت فصاحت اور روانی کی اعلیٰ ترین مثال پیش فرمائی ہے سبحان اللہ ؎

کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
مہر و مہ کی آنکھ غم سے ہو گئی تاریک و تار

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے کرتا ہے پیار

دونوں مصرعوں میں "اب بھی" کی تکرار نے شعر میں کتنا زور پیدا کر دیا ہے۔

(باقی)

حدیثِ عشق

زبان سے بیان ہو کٹھن محال بات ہے
معاملہ ہے عشق کا یہ دل کی واردات ہے
مسیح کی وفات ہے تو دین کی حیات ہے
تو فوج کش ہے غزنوی صلیب سومنات ہے
ہوا ہے گرم معرکہ صلیب سے ہلال ہے
فلک سے آئی ہے خبر صلیبیوں کو مات ہے
دکھاؤ ایسا سلسلہ! کہاں ہے کوئی دوسرا؟
کہ عیب کے بغیر تو خدا کی پاک ذات ہے
فریدؒ سا سمجھ سکے لطیفؒ سا نباہ سکے
یہ صوفیوں کی رمز ہے یہ صوفیوں کی بات ہے
شمار کیا صفات کا دماغ کس کو بات کا
ظہور ایک ذات کا تمام کائنات کا
خدا و خلق کے لئے خلوص و عشق و درد ہو
یہی رہِ حیات ہے یہی رہِ نجات ہے
خدا کی رسّی تھام لیں مفاہمت سے کام لیں
ترے بھلے کی بات ہے
مرے بھلے کی بات ہے

صوفی نصیر محمد

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب اور برادر ابن چوہدری عزیز حسین صاحب ہیڈ ماسٹر بچالیہ چند مشکلات کی وجہ سے پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات دور فرمائے آمین (منیر حسین بھالوی)

(۲) میری والدہ محترمہ کی طبیعت کچھ عرصہ سے ناساز ہے دمہ کی سی کیفیت ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (احمد حسین کاتب الفضل)

لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر اہتمام

لاہور میں خواتین کا عظیم الشان جلسۂ سیرۃ النبی

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی شمولیت

لاہور ۱۹ مارچ کل صبح یہاں پر لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر اہتمام خواتین کا ایک عظیم الشان جلسۂ سیرالنبیؐ صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ جس میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز) نے بھی از راہ کرم شمولیت فرمائی۔ اور حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال فضائل و محامد پر نہایت احسن رنگ میں اور مؤثر اور دلنشین پیرایہ میں روشنی ڈالی۔

یہ جلسہ کل صبح دس بجے "دارالذکر" کے وسیع و عریض ہال میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی زیر صدارت شروع ہوا ایک ہزار سے زائد احمدی و غیر احمدی خواتین نہایت ذوق شوق سے اس میں شامل ہوئی۔ اس جلسہ کی اہم ترین خصوصیت یہ تھی کہ لجنہ اماء اللہ لاہور کی درخواست پر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھی خاص طور پر اس جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے ربوہ سے تشریف لائیں۔ آپ کے ہمراہ محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ۔ محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ مدیرہ رسالہ مصباح ربوہ اور محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ سکرٹری شعبہ ناصرات و اشاعت بھی ربوہ سے تشریف لا کر جلسہ میں شامل ہوئیں جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے بہت بارونق اور کامیاب رہا جلسہ کے انتظامات کے سلسلے میں جماعت احمدیہ لاہور اور بالخصوص خدام الاحمدیہ لاہور نے نہایت محنت اور سرگرمی کے ساتھ قابل قدر خدمات سرانجام دیں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ جلسہ کی تفصیلی روئیداد درج ذیل کی جاتی ہے:-

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی افتتاحی تقریر

مورخہ ۱۸ مارچ کو دس بجے صبح "دارالذکر" لاہور میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ جو محترمہ فضیلت بیگم صاحبہ نے کی۔ بعد ازاں محترمہ صالحہ درد صاحبہ نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی مشہور نظم "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ تلاوت و نظم کے بعد حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

ہمارے خالق و مالک نے ہمیں پیدا کر کے یونہی نہیں چھوڑ دیا تھا۔ اس نے ہر ملک اور ہر علاقہ میں بلکہ قریہ بہ قریہ اور شہر بہ شہر اپنے انبیاء اور مامورین کے ذریعہ سے ہماری روحانی راہنمائی کے سامان مہیا فرمائے۔ اور پھر جب وہ وقت آگیا جبکہ بنی نوع انسان کی ذہنی اور دماغی قابلیتیں ارتقائی منازل کو طے کرتی ہوئی بلوغت کو پہنچ گئیں تو آخر اس نے وہ روشن چراغ ہمارے لئے بھیجا جس نے تمام عالم کو روشن کر دیا۔ یعنی ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کامل کتاب اور کامل اسوۂ حسنہ لے کر اور سراج منیر بن کر تشریف لائے . . . .

حضور صلے اللہ علیہ وسلم ایک آئینہ تھے جس نے ہمیں خدا تعالےٰ کا چہرہ دکھلا دیا۔ آپ خاتم المرسلین ہیں رحمۃ للعالمین ہیں سید الاولین والآخرین ہیں۔ آپ ہی کے مبارک وجود کا ذکر کرنے اور آپ کی سیرۃ طیبہ بیان کرنے کے لئے یہ جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس جلسہ میں جو تقاریر ہوں گی وہ سب بہنیں غور سے خاموشی سے اور ادب و احترام کے ساتھ سنیں گی۔ اللھم صل علٰی محمد و علی آل محمد انک حمید مجید

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی افتتاحی تقریر کے بعد محترمہ شاکرہ صاحبہ صاحبزادی امۃ الشافی صاحبہ اور جمیلہ صاحبہ نے سیرۃ النبی کے موضوع پر اپنے اپنے مضامین پڑھ کر سنائے اور فرحت صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی نعتیہ کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا بعد ازاں محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ مدیرہ مصباح نے اپنی تقریر شروع فرمائی آپ نے نہایت عمدگی کے ساتھ اور مثالیں دے کر اس امر کو واضح فرمایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل مذاہب عالم ازدواجی زندگی کو روحانیت کے لئے تباہ کن تصور کرتے تھے وہ عورت کو کسی قسم کے بھی کوئی حقوق نہ دیتے تھے ان حالات میں رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے تشریف لا کر صنف نسواں پر احسان عظیم فرمایا۔ آپ نے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ کس طرح آپ نے ہر لحاظ سے عورت کے درجہ اور مقام کو بلند فرمایا اور اس کے تمام حقوق ایسے رنگ میں قائم فرمائے جس سے اس کی عزت و تکریم قائم ہوئی۔

محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ کی ٹھوس اور پُر مغز تقریر کے بعد محترمہ میمونہ صوفیہ صاحبہ نے قرآن پاک کی آیات سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ انسان کو معلم الخیر کی حیثیت سے اپنی زندگی بسر کرنا چاہیئے کہ اسی میں حقیقی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ سب سے بڑے معلم الخیر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھے کہ جن کی اتباع ہمارا فرض ہے۔ آپ نے "معلم الخیر" کی اہمیت اور عظمت واضح کرتے ہوئے بتایا کہ اس کے کیا کیا کام ہیں اور انہیں ہم کس طرح سرانجام دے سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں آپ نے متعدد اہم اور ضروری تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی محترمہ میمونہ صوفیہ صاحبہ کی تربیتی تقریر کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے اپنی نہایت مبسوط اور فاضلانہ تقریر شروع فرمائی جو آج کے جلسہ کی سب سے اہم اور قیمتی تقریر تھی۔ آپ کی تقریر کا خلاصہ انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ قسط میں پیش کیا جائے گا۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی تقریر کے بعد محترمہ قمر النساء صاحبہ نے جو ربوہ سے آئی تھیں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی وہ مشہور نظم پڑھ کر سنائی جس میں آپ نے بڑے درد کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائے خاص کی تحریک فرمائی ہے اس نظم نے سامعات پر سوز اور رقت کی ایک خاص کیفیت طاری کر دی جس کی وجہ سے قلوب سے خود بخود حضور کی صحت کے لئے دعائیں نکل رہی تھیں ـــــ اس نظم کے بعد لجنہ اماء اللہ لاہور کی جنرل سیکرٹری محترمہ زینب حسن صاحبہ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا۔

آج کا دن بہت ہی مبارک دن ہے جبکہ ہماری درخواست پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ جیسی بزرگ ہستیاں ہماری عزت افزائی کے لئے ہمارے درمیان رونق افروز ہوئیں ہم اپنی اس خوش قسمتی پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ میں لجنہ اماء اللہ لاہور کی طرف سے درخواست دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنی کمزوریوں اور خامیوں کو دور کرتے اور آئندہ اس سے بھی زیادہ کامیابی کے ساتھ اور شایان شان طریق سے ہمیں سیرۃ النبی کے بابرکت جلسے منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اسکے بعد حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے لمبی پرسوز اجتماعی دعا فرمائی اور اس طرح ایک بجے بعد

جماعت احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں (سیالکوٹ) کو عطیہ

جماعت احمدیہ راولپنڈی نے مبلغ ۱۰۰/- روپیہ تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) کو بطور عطیہ عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس جماعت کو دین و دنیا میں ترقی عطا فرمادے اور اس کے افراد کو اپنی نعمتوں سے سرفراز فرمادے۔ آمین

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں)

گمشدہ نقدی

مورخہ ۲/۳/۶۲ کو مجھے ربوہ میں گری ہوئی کچھ نقدی ملی ہے۔ جس صاحب کی ہو وہ پوری پوری نشانی بتلا کر وصول کر سکتے ہیں۔ (خاکسار محمد حسین محافظ خزانہ)

درخواست دعا :-

میری والدہ ماجدہ کچھ عرصہ سے بوجہ شوگر بیمار ہیں اور اب سول ہسپتال لائل پور میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمادے۔ (آمین)

(خواجہ عبدالمومن گولبازار ربوہ)

نتیجہ امتحان کشتی نوح

مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۷۲ء کو قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام اراکین انصاراللہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف "کشتی نوح" کا امتحان لیا گیا تھا ذیل میں اس کا نتیجہ شائع کیا جا رہا ہے جن احباب نے ۷۵ سے زائد نمبر حاصل کئے ہیں وہ اوّل درجہ میں شمار کئے گئے ہیں۔ اور جنہوں نے ۵۰ سے زائد نمبر حاصل کئے ہیں وہ درجہ دوم میں اس سے کم درجہ والے درجہ سوم میں
اس امتحان میں مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل کراچی ۹۵½ نمبر حاصل کر کے اوّل اور مکرم صلاح الدین صاحب راولپنڈی ۹۳½ نمبر حاصل کر کے دوم رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

نمبر شمار	اسماء گرامی	ڈویژن
	فیکٹری ایریا ربوہ	
۱	فضل الٰہی صاحب	سیکنڈ
۲	سید محمد محسن شاہ صاحب	״
۳	مرزا دین محمد صاحب	تھرڈ
۴	مستری عبدالکریم صاحب	״
۵	محمد صادق صاحب	فیل
۶	ٹھیکیدار محمود معمار صاحب	تھرڈ
۷	مرزا محمد یعقوب صاحب	فرسٹ
	دارالنصر غربی ربوہ	
۸	ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب	سیکنڈ
۹	ملک ولایت خاں صاحب	״
۱۰	محمد بخش صاحب پنشنر	״
	دارالصدر غربی الف	
۱۱	چوہدری اللہ بخش صاحب	״
۱۲	مولوی محمد تقی صاحب	تھرڈ
۱۳	سید محمد حسین صاحب	״
۱۴	مرزا محمد حسین صاحب	سیکنڈ
۱۵	میجر عبدالحمید صاحب	فرسٹ
۱۶	ڈاکٹر عزالدین صاحب	سیکنڈ
۱۷	قاری محمد امین صاحب	تھرڈ
۱۸	راجہ فضل الٰہی صاحب	״
۱۹	چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ	״
۲۰	چوہدری محفوظ الرحمان صاحب	״
۲۱	ملک عزیز احمد صاحب	سیکنڈ
۲۲	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب	فرسٹ
۲۳	میاں محمد شریف صاحب	تھرڈ
	دارالرحمت غربی ربوہ	
۲۴	حکیم عبدالرحمان شاہ صاحب	״
۲۵	ڈاکٹر عبدالستار صاحب	״
۲۶	محمد عبداللہ صاحب	״
۲۷	محمد یوسف صاحب	״
۲۸	خواجہ عبدالمومن صاحب	״
	دارالرحمت شرقی ربوہ	
۲۹	چوہدری فضل احمد صاحب	سیکنڈ
۳۰	ماسٹر حمید احمد صاحب	فرسٹ
	دارالصدر شرقی ربوہ	
۳۱	خواجہ عبیداللہ صاحب	سیکنڈ
	دارالرحمت وسطی ربوہ	
۳۲	میاں عطاء الرحمٰن صاحب	فرسٹ
	دارالیمن ربوہ	
۳۳	قاضی محمد منیر احمد صاحب	سیکنڈ
۳۴	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب	״

نمبر شمار	اسماء گرامی	ڈویژن
۳۵	چوہدری مظفر حسین صاحب	تھرڈ
۳۶	شیخ رشید احمد صاحب	״
۳۷	ماسٹر محمد عظیم صاحب	״
۳۸	ماسٹر غلام رسول صاحب	״
	کوئٹہ	
۳۹	چوہدری محمد اختر صاحب	سیکنڈ
۴۰	غلام مصطفیٰ صاحب صادق	فرسٹ
۴۱	ملک غلام حسین صاحب	تھرڈ
۴۲	سید عبدالرشید صاحب	سیکنڈ
۴۳	نواب الدین صاحب	فرسٹ
۴۴	محمد عبدالحق صاحب جنجوعہ	سیکنڈ
۴۵	محمد نصیب صاحب عارف	فرسٹ
۴۶	ملک عبدالرحمان صاحب	سیکنڈ
۴۷	مولوی محمد احمد صاحب	فرسٹ
۴۸	محمد عیسےٰ جان صاحب	״
۴۹	محمد اسحٰق صاحب عابد	سیکنڈ
۵۰	مرزا محمد صادق صاحب	״
	حلقہ سول لائن لاہور	
۵۱	حکیم جان محمد صاحب	״
۵۲	چوہدری امیرالدین صاحب	״
۵۳	ڈاکٹر عبدالواحد صاحب	״
۵۴	فقیراللہ صاحب	فرسٹ
	سیالکوٹ	
۵۵	محمد اقبال صاحب	تھرڈ
	گجرات	
۵۶	ڈاکٹر احمد حسن صاحب چیمہ	فرسٹ
	سکھر	
۵۷	قریشی عبدالرحمٰن صاحب	״
	ملتان شہر	
۵۸	عبدالرحیم خاں صاحب	سیکنڈ
۵۹	مستری یار محمد صاحب	تھرڈ
۶۰	غلام رسول صاحب	سیکنڈ
۶۱	امیر احمد صاحب	فرسٹ
۶۲	ڈاکٹر عبدالکریم صاحب	سیکنڈ
۶۳	سعد اللہ خاں صاحب	تھرڈ
۶۴	عبدالرزاق صاحب	فرسٹ
۶۵	عبدالرؤف صاحب	״
	جہلم شہر	
۶۶	حکیم عبداللہ صاحب	سیکنڈ
۶۷	عبدالکریم صاحب	فرسٹ
۶۸	میاں عبدالصادق صاحب	سیکنڈ
۶۹	حوالدار محمد ابراہیم صاحب	فرسٹ
۷۰	سید زمان شاہ صاحب	سیکنڈ

نمبر شمار	اسماء گرامی	ڈویژن
	چک منگلا	
۷۱	اللہ بخش صاحب ثانی	سیکنڈ
۷۲	دائے خضر حیات صاحب	تھرڈ
۷۳	اللہ بخش صاحب اوّل	سیکنڈ
	خوشاب	
۷۴	خان عبدالرحیم صاحب	فرسٹ
۷۵	ملک محمد حسین صاحب	״
	کراچی	
۷۶	چوہدری احمد مختار صاحب	״
۷۷	محمد شفیع خاں صاحب نجیب آبادی	سیکنڈ
۷۸	ملک عبدالرحمان صاحب	״
۷۹	صدرالدین صاحب کھوکھر	فرسٹ
۸۰	سلطان محمود احمد صاحب	״
۸۱	حاجی عبدالکریم صاحب	״
۸۲	محمد عبداللہ مہر صاحب	تھرڈ
۸۳	پیر عبدالعلی صاحب	فرسٹ
۸۴	میاں محمد یوسف صاحب	״
۸۵	صوفی عبدالرحمان صاحب	״
۸۶	مولوی عبدالحمید صاحب	״
۸۷	آفتاب احمد صاحب بسمل	״ اوّل
۸۸	چوہدری عزیز اللہ صاحب	״
۸۹	چوہدری نذیر احمد صاحب	فرسٹ
۹۰	عبدالعزیز صاحب	سیکنڈ
۹۱	ماسٹر محمد یعقوب صاحب	فرسٹ
۹۲	جمعدار مختار محمود صاحب	״
۹۳	ڈاکٹر جلال الدین صاحب	״
۹۴	مستری کرم دین صاحب	سیکنڈ
۹۵	چوہدری فیض عالم خان صاحب	فرسٹ
۹۶	بشیر احمد صاحب سیال	״
۹۷	نیاز احمد صاحب	تھرڈ
۹۸	ڈاکٹر میجر ظہور الحسن صاحب	فرسٹ
۹۹	چوہدری احمد جان صاحب	״
۱۰۰	ظفر الحسن صاحب	״
	پشاور	
۱۰۱	محمد الطاف صاحب	״
۱۰۲	عبدالمجید صاحب	״
۱۰۳	چوہدری عبدالعزیز صاحب	سیکنڈ
	چک منگلا	
۱۰۴	عبدالرحمان صاحب	״
	گولیکی گجرات	
۱۰۵	پیرزادہ محمد اکبر صاحب بقراط	״
۱۰۶	خوشی محمد صاحب	״
۱۰۷	پیرزادہ فیض عالم صاحب ہاشمی	فرسٹ
	راولپنڈی	
۱۰۸	عبدالقادر صاحب بھٹی	״
۱۰۹	چوہدری فضل احمد صاحب	سیکنڈ
۱۱۰	قاضی بشیر احمد صاحب	״
۱۱۱	چوہدری عبداللہ خاں صاحب	فرسٹ
۱۱۲	صلاح الدین صاحب	״
	سرگودھا	
۱۱۳	شیخ محمد عمر صاحب انور	״
۱۱۴	غلام رسول صاحب	״
	محمد آباد اسٹیٹ	
۱۱۵	منشی سلطان احمد صاحب	״
	ماموں نگر	
۱۱۶	برکت اللہ صاحب	سیکنڈ
	محمود آباد اسٹیٹ	
۱۱۷	محمد عبداللہ صاحب	تھرڈ
	کوہاٹ	
۱۱۸	ڈاکٹر حکیم عبدالرحیم صاحب بن کوہاٹ بازار	فرسٹ
	چنیوٹ	
۱۱۹	نذر محمد صاحب وہرہ	سیکنڈ

۱۲۰ احمد علی خان دجوعہ پٹواری دفتر تحصیل سیکنڈ ۱۲۱ فضل الٰہی صاحب ارشد گڑھا محلہ فرسٹ کوئٹہ ۱۲۲ نور احمد صاحب عابد فرسٹ ۱۲۳ عبدالرؤف خان صاحب سیکنڈ

ملازمین حضرات کے لئے ایک نیک نمونہ

پہلی تنخواہ ملنے پر خانہ خدا کا حصہ

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے سلسلہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ ملازمین حضرات کے لئے فرماتے ہیں:۔

"ہر سال جو انہیں سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلے مہینہ کی ترقی وہ مساجد کی تعمیر کے لئے دے دیا کریں"

چنانچہ ہمارے مخلص دوست مکرم قریشی لطیف احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ:

"مبلغ پچاس روپیہ آپ کی خدمت میں تعمیر مساجد غیر ممالک فنڈ روانہ کر رہا ہوں .... مجھے اب پہلا الاؤنس ملا ہے۔ جس میں سے -/۵۰ روپیہ ارسال ہیں۔ میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دینی خدمت کی توفیق زیادہ سے زیادہ بہم پہنچاتے رہیں"

احباب کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز ملازمین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس نیک مثال سے فائدہ اٹھائیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تعمیر مسجد دار الرحمت وسطی

اخبار الفضل کی چند ایک گزشتہ اشاعتوں کے ذریعہ اہالیان محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کی خدمت میں درخواست کر چکا ہوں کہ اس خانہ خدا کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ یہ کام جلد از جلد پایۂ تکمیل کو پہنچے۔ میونسپل کمیٹی سے نقشہ منظور ہو چکا ہے۔ مگر جب تک خاطر خواہ رقم جمع نہ ہو جائے تعمیر کا کام شروع نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا سب بھائی اس نیک کام کی جلد ابتداء اور تکمیل کے لئے اپنے فرض سے عہدہ برآ ہو کر عند اللہ ماجور ہوں۔ چند ایک احباب نے بفضلہ تعالیٰ اچھے وعدے اور ادائیگیاں فرمائی ہیں۔ مثلاً

(۱) اہلیہ ام امۃ الرفیق صاحبہ نے اپنے والد صاحب مرحوم بابو عبد الواحد صاحب دار الفضل قادیان کی طرف سے ایک ہزار روپیہ ادا فرمایا ہے۔

(۲) مکرم نذیر احمد صاحب سولنگی نے ایک نلکہ کے علاوہ پچاس روپے نقد ادا فرمائے۔

(۳) مکرم میاں محمد شریف صاحب آف لاہور نے ایک نلکہ عطا فرمایا ہے۔

(۴) مکرم جمعدار چوہدری غلام رسول صاحب نے مبلغ پانصد روپے۔

(۵) مکرم عبد الرشید صاحب رشا نے مبلغ یکصد پچاس اور مسقف بجلی کا پنکھا لگوا دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے مال اور اخلاص میں برکت دے۔

مکرر درخواست کرتا ہوں کہ جن برادران نے وعدے کئے ہوئے ہیں وہ اب جلد از جلد ادا فرمائیں۔ اور جنہوں نے ابھی وعدے نہیں کئے وہ اپنے وعدوں کے ساتھ ہی رقوم بھی ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(محمد شفیع صدر۔ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں!

ان دنوں ربوہ میں کھمبول کی بہتات ہے۔ اسی طرح مچھر بھی پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے اس کے نتیجہ میں بیماریوں کے پھیلنے کا بہت خطرہ ہے۔ لہٰذا مناسب سمجھا گیا ہے کہ ربوہ کی عام صفائی کے لئے مورخہ ۱۷ مارچ ۶۲ء سے ۲۳ مارچ ۶۲ء تک ہفتہ صفائی منایا جائے۔ اس دوران میں ڈی ڈی ٹی کے چھڑکاؤ کے لئے بھی کوشش کی جارہی ہے۔ لہٰذا جملہ زعماء کرام اور انصار اللہ کے دوسرے ارکان اپنے ..... مؤثر رنگ میں اس ہفتہ کو منانے کے لئے سعی فرمائیں اور اس سلسلہ میں دوسری ساتھی تنظیموں اور ان کے ارکان سے بھی پورا پورا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کریں تاکہ مطلوبہ مقصد کما حقہٗ حاصل ہو سکے۔ جزاکم اللہ (قائد خدمت خلق انصار اللہ)

درخواست دعا:۔ مکرم ڈاکٹر نور الدین صاحب آف بدوملہی کی طبیعت بعض عوارض کی وجہ سے علیل چلی آرہی ہے۔ کمزور بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(ریاض احمد باجوہ آف قاضی پھالڈنگ حال ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۲۲۰۴:۔ میں محمد احمد ولد چوہدری نور احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے کیونکہ میں اس وقت درویش ہوں اور قادیان میں درویشانہ زندگی گذار رہا ہوں۔ مجھے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مبلغ -/۸۵ روپیہ ماہوار ملتے ہیں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری وفات کے وقت جس قدر جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد محمد احمد۔

گواہ شد:۔ خواجہ عبد الستار درویش قادیان۔
گواہ شد:۔ خواجہ عبد الکریم خالد درویش قادیان۔

نمبر ۱۳۲۴۸:۔ میں محمد ولی الدین ولد محمد بشیر الدین قوم شیخ پیشہ ملازمت انجمن احمدیہ عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت نابالغ ۱۹۵۱ء۔ تاریخ بیعت بلوغت ۱۹۵۶ء ساکن کونڈہ۔ ڈاکخانہ کنڈا ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں اور میرا گذارہ اس وقت -/۳۰ روپیہ تعلیمی وظیفہ پر ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں اگر آئندہ کوئی جائداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ کو دوں گا۔ میری وفات کے بعد میری متروکہ جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس پر قائم رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین

العبد:۔ محمد ولی الدین ولد محمد بشیر الدین صاحب ساکن حال قادیان۔

گواہ شد:۔ عطاء الرحمٰن عباسی کارکن نظارت بیت المال قادیان۔ ۲۰/۶/۶۰
گواہ شد:۔ احمد گجراتی درویش قادیان ۲۰/۶/۶۰

نمبر ۱۳۲۵۷:۔ ملکہ علیمہ خاتون کوثر زوجہ شمس العارفین صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال سنہ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ اگست ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری منقولہ یا غیر منقولہ جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ (۱) مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر بذمہ میرے شوہر مکرم شمس العارفین صاحب ولد محترم محمد عبد العظیم صاحب مرحوم ہے۔

(۲) ایک ریڈیو سیٹ (مرسیور) دیسی جس کی قیمت مبلغ -/۱۷۵ روپے ہے۔

(۳) ایک عدد طلائی رنگ وزنی پون تولہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کا دسواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر بوقت وفات کوئی کسی قسم کی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری اس وصیت پر میرے ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

الامۃ۔ علیمہ خان کوثر۔

گواہ شد:۔ عبد الغفور کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان موصی نمبر ۱۰۶۵۰ ۵/۸/۶۰۔
گواہ شد:۔ راقم الحروف شمس العارفین خاوند موصیہ موصی نمبر ۱۳۳۱ قادیان ۵/۸/۶۰

نمبر ۱۳۲۶۳:۔ میں عائشہ صدیقہ بنت محمد اسمٰعیل صاحب وکیل قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال حیدر آباد ڈاکخانہ حیدر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ اگست ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائداد غیر منقولہ یا منقولہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی میری کوئی ماہوار آمد ہے۔ لیکن میں یہ وصیت کرتی ہوں کہ آئندہ اگر کوئی میری ماہوار آمد ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کو میں صدر انجمن احمدیہ میں پیش کرتی رہوں گی۔ میری وفات پر جو میری جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتی ہوں۔ فقط عائشہ صدیقہ

الامۃ عائشہ صدیقہ ۹ اگست ۱۹۶۰ء

متعلمہ گرلز ویکشنل انسٹیٹیوٹ حیدر آباد پوسٹ میٹرک درجہ اول

گواہ شد محمد اسمٰعیل فاضل وکیل یادگیر۔ سیکرٹری بیت المال جماعت احمدیہ یادگیر۔
گواہ شد:۔ محمد عبد الحی امیر جماعت احمدیہ یادگیر۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلبہ سے ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز کا خطاب

بقیہ صفحہ ۸ سے آگے

فنِ تقریر میں مہارت

آپ نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا یوں سنہ اسٹیج پر آ کر اپنا تقریروں کو ایسے اچھے انداز سے نبھایا ہے کہ ان کی تقریروں اور ان کے انداز بیان نے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی بزم ادب کے باقاعدہ اجلاس ہوتے رہتے ہیں اور آپ اپنے ہیڈ ماسٹر صاحب کی زیرِ نگرانی فنِ تقریر میں کافی مہارت حاصل کر رہے ہیں۔ اس تعلق میں میں آپ کو ایک خاص امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ کتابیں پڑھنا اپنی جگہ بہت ضروری ہے لیکن آئندہ زندگی میں ان سے فائدہ اٹھانا اور ان کی مدد سے اپنی زندگی کو کامیاب بنانا اس سے بھی زیادہ ضروری اور اہم ہے۔ کتابوں سے فائدہ اٹھانے کا طریق یہ ہے کہ آپ نے جو علم حاصل کیا ہے آپ اس علم کو دوسروں کے سامنے بیان کرنے کی اہلیت پیدا کریں جہاں تک زندگی کو کامیاب بنانے کا تعلق ہے اس میں اس بات کو خاص اہمیت حاصل ہے کہ انسان اپنے علم کی رو سے جس بات کو درست اور مفید سمجھتا ہے اسے بلا جھجک دوسروں کے سامنے بیان کر سکے اور اپنے مافی الضمیر کو خوبی کے ساتھ ادا کر کے اپنی بات منوا سکے یہ خوبی بچپن سے ہی تقریر کی مشق کرنے سے پیدا ہوتی ہے اور زیادہ تر وہی بچے آگے چل کر زندگی میں کامیاب ہوتے ہیں جو بزم ادب کے اجلاسوں میں شریک ہو کر تقریر کی اہلیت اپنے اندر پیدا کر لیتے ہیں پس میری نصیحت یہ ہے کہ سب بچے اس میں حصہ لیں اور اپنی جھجک دور کرنے کی کوشش کریں تاکہ وقت آنے پر آپ میں سے ہر ایک اچھا مجاہد ثابت ہونے کے ساتھ ساتھ زندگی میں اچھا مقرر بھی ثابت ہو۔

اساتذہ کا مشفقانہ سلوک

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا دوسری بڑی خوبی جو میں نے اس سکول میں دیکھی ہے وہ یہ ہے کہ اساتذہ کا سلوک طلبہ کے ساتھ ایسا ہی ہے جیسا کہ باپ کا اپنے بچوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ تعلیم دینے اور تعلیم حاصل کرنے کے لئے استاد اور شاگرد میں ایسے ہی تعلق کی ضرورت ہوتی ہے جیسا تعلق باپ اور اس کی اولاد میں ہوتا ہے۔ سو مجھے خوشی ہے کہ میں نے یہی جذبہ یہاں کارفرما دیکھا ہے۔

خصوصی توجہ اور انہماک

آپ نے مزید فرمایا یہ امر بھی میرے لئے خاص طور پر خوشی کا موجب ہوا ہے کہ آپکے ہیڈ ماسٹر صاحب بڑی توجہ اور انہماک کے ساتھ آپ کو تعلیم دینے اور آپ کی تربیت کرنے میں کوشاں ہیں۔ میں نے بچوں کی انگریزی کی مضمون نویسی کی کاپیاں دیکھی ہیں۔ جس طرح باقاعدگی سے اس سکول میں تحریر کی مشق کروائی جاتی ہے اور اساتذہ بچوں کی تحریروں کو درست کرتے ہیں اور پھر ہیڈ ماسٹر صاحب بھی انہیں چیک کرتے ہیں میں نے بہت کم سکولوں میں تحریر کی مشق کرانے کا ایسا التزام دیکھا ہے۔

تربیت کی نہج

آخر میں آپ نے تربیت کی خصوصی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے توجہ دلائی کہ کسی ملک کی ترقی کا دارومدار بچوں کی تربیت پر ہوتا ہے کیونکہ آگے چل کر انہوں نے ہی قوم کی ترقی کا سب بار اٹھانا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ آپ کا ہی کام ہے کہ آپ ابھی سے اپنے آپکو ایسا بنائیں کہ آپ بڑے ہو کر ملک کو ترقی دیں اور اس کی شہرت کا باعث بنیں۔ یہ امر بھی میرے لئے باعث مسرت ہے کہ اس ادارہ میں آپ کی تربیت اس نہج پر کی جا رہی ہے کہ آپ اچھے شہری بن سکیں۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ اس تربیت سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور قوم و ملک کے بہترین خادم ثابت ہوں۔

معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے مفید دوا

تریاقِ معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال، متلی اور قے، ریاح خارج نہ ہونا، بار بار اجابت کی حاجت اور قبض کے لئے مفید زود اثر اور کامیاب دوا ہے۔ ● کھانا ہضم کرتا ● بھوک بڑھاتا اور جسم میں طاقت اور توانائی پیدا کر کے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے ● ایک شیشی ہمیشہ اپنے پاس رکھئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چھوٹی شیشی ایک روپیہ صرف

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ ضلع جھنگ

مجلس مشاورت کے موقعہ پر

دینی اجتماعات اپنے ساتھ دنیوی فوائد بھی رکھتے ہیں مجلس مشاورت کے موقع پر آپ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ کی شہرہ آفاق ادویہ اکٹھی خرید کر کئی فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔

ا۔ اس طرح آپ خرچ ڈاک و پیکنگ کے اخراجات کی بچت کر سکتے ہیں۔

ب۔ تمام خاص ادویہ ایک درجن یا اس سے زیادہ خریدنے پر ۲۵ % اور حیوانات کی ادویہ پر ۳۳ % کمیشن حاصل کر سکتے ہیں۔

ج۔ مجلس مشاورت کے موقع پر خریدار خواہ چھوٹا ہو یا بڑا آرڈر کے ساتھ ۱۰/- قیمت کی "کیوریٹو" کمپنی کی طرف سے مفت دی جائے گی۔

تین نہایت ہی اہم دوائیں

۱۔ اکسیر اپھارہ:۔ شفتل اور برسیم وغیرہ کی وجہ سے مہلک اپھارہ کا کامیاب علاج۔ قیمت فی پیکٹ ۷۵ پیسے فی درجن ۶ روپے

۲۔ "بلیبی ٹانک":۔ بچوں کی کمزوری، سوکھے پن، دستوں اور دانت نکالنے کے زمانہ کے لئے نہایت مفید اور مکمل علاج۔ میٹھی اور خوش ذائقہ۔ فی شیشی ۳/- روپے

۳۔ "کیوریٹو":۔ تقریباً ہر نئے اور شدید مرض کا فوری مگر شافی علاج فی اونس ۲/۵۰ روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ضروری اعلان

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع جھنگ نے ایک حکمنامہ کے ذریعہ (ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی سفارش پر) اعلان فرمایا ہے کہ

ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی حدود میں موٹر گاڑیوں (کاروں۔ بسوں اور ٹرکس کی رفتار کی حد زیادہ سے زیادہ حسب ذیل مقرر کی جاتی ہے۔

پکی سڑک پر ۱۵ میل فی گھنٹہ

کچی سڑکوں پر ۱۰ میل فی گھنٹہ

اس کی خلاف ورزی قابل تعزیر جرم متصور ہو گی۔

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

درخواست دعا

کراچی کے ایک مخلص دوست مکرم تاثیر احمدی صاحب کی محکمانہ ترقی کا معاملہ درپیش ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اس میں کامیابی عطا فرماوے نیز انہیں بعض خانگی امور میں بھی کچھ مشکلات درپیش ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کی تمام مشکلات دور فرماوے آمین ثم آمین۔

(عباد اللہ گیانی دفتر الفضل ربوہ)

قومی انعامی بونڈ

۲ رجولائی ۶۲ء کی قرعہ اندازی

اور آئندہ کی قرعہ اندازیوں

میں شامل ہونے کے لئے

انعامی بونڈ ۳۱ رمارچ سے پہلے

خریدیئے

سلسلہ "آر"

کی فروخت جاری ہے